برصغیر کے مختلف علاقوں، صوبوں اور شہروں کے علمی اور تعلیمی اداروں سے قارئین کو متعارف کرایا گیا ہے اور اس سلسلے کے ضروری کوائف سلیقے اور عمدگی سے جمع کر دیے گئے ہیں۔ ان اداروں میں متعدد ایسے مدارس اور تعلیمی ادارے بھی ہیں جو ختم ہو چکے ہیں اور ان کے بانی بھی اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں۔ لیکن ان کے نقوش کسی نہ کسی صورت میں باقی ہیں۔ پیش نگاہ مجلہ برصغیر کی اسلامی تہذیب وثقافت کی ایک شان دار دستاویز اور لائق مطالعہ تاریخ ہے۔ اس سے ہمارے دور گزشتہ کے تدریسی، تعلیمی اور علمی و اصلاحی نقوش پوری طرح نکھر کر سامنے آجاتے ہیں اور یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ پاک و ہند کے اہلِ علم اور اصحابِ درد کی تگ و تاز کا میدان کس درجہ وسیع تھا اور وہ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کا کتنا گہرا جذبہ رکھتے تھے۔ اس نمبر کی اشاعت پر ہم مجلہ علم و آگہی کے فاضل مرتبین، عملہ ادارت اور ارکانِ انتظامیہ کو مبارک باد پیش کرتے ہیں اور اس اہم خدمتِ علمی پر ان کے لیے اللہ سے دعاگو ہیں کہ وہ اس کا انھیں بہتر اجر عطا فرمائے۔ یہ مجلہ اس پتے سے حاصل کیا جا سکتا ہے، گورنمنٹ نیشنل کالج کراچی۔

ہم سخن، کراچی (حضرت امیر خسرو نمبر)

نگران و معتمد : پروفیسر نبی احمد جعفری

مدیر اعلیٰ : پروفیسر عصمت اللہ خاں

مدیر : شہاب احمد

صفحات : ۵۰۰۔ قیمت درج نہیں

ملنے کا پتہ : جناح گورنمنٹ کالج، کراچی

حضرت امیر خسرو آٹھویں صدی ہجری (چودھویں صدی عیسوی) کے اسلامی ہند کی نامور شخصیت تھے۔ وہ بیک وقت کئی اوصاف کے حامل اور ہمہ جہت طرزِ حیات کے مالک تھے۔ شعر و شاعری، تصوف، طریقت، ولایت و سلوک، زہد و عبادت اور علم و فضل میں منفرد حیثیت رکھتے تھے۔ انھوں نے برصغیر کے کئی بادشاہوں اور حکمرانوں کا زمانہ پایا تھا۔ وہ ان کے مشیر بھی رہے تھے اور ان کے دربار

سے وابستگی کا بھی انھیں فخر حاصل تھا۔ "ہم سخن" کے اس نمبر میں ان کی تمام خصوصیات پر بحث کی گئی ہے۔ ان کے حالات و سوانح، اُس دور کے معاشرتی حالات اور سیاسی پس منظر، خسرو کی فارسی اور اردو شاعری، مقامِ تصوف، موسیقی وغیرہ ہر موضوع پر مواد موجود ہے۔ مضمون نگاروں میں ڈاکٹر محمد ریاض، ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی، پروفیسر ابو سلمان شاہ جہان پوری، ڈاکٹر وحید قریشی، پروفیسر عصمت اللہ خاں، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں، پروفیسر محمد ایوب قادری ڈاکٹر سید اختر مسعود رضوی اور ڈاکٹر معین الدین عقیل ایسے اہلِ قلم شامل ہیں۔

ہم سخن کا خسرو نمبر دلچسپ بھی ہے اور معلومات افزا بھی۔ امیر خسرو سے دلچسپی رکھنے والے اہلِ علم کے لیے یہ بڑی عمدہ شئی ہے۔ (م۔ ا۔ ب)

برصغیر پاک و ہند میں علمِ فقہ

از محمد اسحاق بھٹی

اس کتاب میں سلطان غیاث الدین بلبن (۶۸۶ھ) کے عہد سے لے کر سلطان اورنگ زیب عالمگیر (۱۱۱۸ھ) کے عہد تک کی تمام فقہی مساعی کا احاطہ کیا گیا ہے اور تفصیل سے بتایا گیا ہے کہ برصغیر پاک و ہند علمِ فقہ سے کس طرح روشناس ہوا۔ یہاں کے علما و زعما نے کس محنت و جاں فشانی سے اس کی ترویج و اشاعت کا اہتمام کیا اور کن اہم فقہی کتابوں کی تدوین کی۔ برصغیر پاک و ہند کے جن سلاطین کے دورِ حکومت میں، کتبِ فقہ مرتب کی گئیں، ان کے عہد اور طرقِ حکومت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ آخر میں فقہ کی ان مشہور اکیاسی کتابوں کے بارے میں ضروری معلومات فراہم کی گئی ہیں، جو مختلف ملکوں میں تصنیف کی گئیں اور جن کو مسائل فقہ کے اصل ماخذ کی حیثیت حاصل ہے۔ اس موضوع سے متعلق اردو زبان میں یہ پہلی کتاب ہے۔

قیمت: ۱۳/۲۵ روپے

ملنے کا پتہ: ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور۔